رہا ہے، اندر کالاوا باہر کو پھونک رہا ہے، ہم سمجھے باہر کی خرابی اندر گھس گئی ہے اور باہر کے اصلاح میں لگ گئے، جس طرح سارے جسم پر دل کی بیماری کا اثر پڑتا ہے، اسی طرح پورے نظام زندگی پر نیتوں کے فتور اور ذہنیت کی خرابی کا اثر پڑتا ہے، پرانے قصوں میں آتا ہے کہ ایک بادشاہ سیر و شکار میں اپنے ہمراہیوں سے جدا ہو گیا اور اس کو رات ایک بڑھیا کی جھونپڑی میں گزارنا پڑی، بڑھیا نے دودھ دوہا وہ سیروں اترا، بادشاہ نے یہ ماجرا دیکھا تو اس پر ٹیکس لگانے کا ارادہ کیا، دوسرے وقت بکری کا دودھ کم ہو گیا، بادشاہ وہیں بیٹھا تھا، بڑھیا اسکو پہچانتی نہیں تھی، بڑھیا نے بڑے افسوس سے کہا کہ آج بکری کا دودھ کم ہو گیا، شاید بادشاہ کی نیت میں فتور آگیا۔

انسان اس دنیا کا بادشاہ ہے، اس کی نیت میں فتور آگیا، اس کا دل بگڑ گیا، اس لئے یہ سب فساد اور خرابی نظر آرہی ہے، پیغمبر کی نظر بہت گہری ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں دل کا پاپ دھو، دلوں کو مانجھو، دل ٹھیک کرو، دل کا بگاڑ ہی تو ہے کہ FOOD CONTROL ہوا، چور بازاری شروع ہو گئی اور جب قیمتوں کا کنٹرول (PRICE CONTROL) تو سامان مفقود ہو گیا اور لوگ ضرورت کی چیزوں کو ترسنے لگے، جب تک انسان کا پاپی من درست نہیں ہوتا، کچھ نہیں ہوتا، کیمونزم (COMMUNISM) نے بھی اس حقیقت کو نظر انداز کیا کہ بگاڑ اندر سے شروع ہوتا ہے، وہاں بھی من کی کوئی فکر نہیں کی گئی، مزدور رفاقہ مستی کر رہے ہیں، وہ ان کے خون اور پسینہ پر عیش پرستی کر رہے ہیں، ان کی لاشوں پر شاندار عمارتیں تیار کر رہے ہیں، انھوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ہر طرف من مانی ہو رہی ہے۔

نشہ بندی کی کوشش میں امریکہ کی ناکامی

ہماری سوسائٹی پاپی ہو گئی ہے، اس میں ظلم کا رجحان پیدا ہو گیا ہے، صرف شکوہ گلہ سے

دنیا کی اصلاح نہیں ہوسکتی، دل صرف خدا کے خوف سے سدھر سکتا ہے۔ وہ صرف پیغمبروں کے بتلائے ہوئے طریقہ سے درست ہوسکتا ہے، اگر محض علم وادب یا آرٹ اور سائنس سے درست ہوسکتا تو یورپ کا من پاپ سے بالکل پاک ہوتا، امریکہ میں نشہ بندی کا منصوبہ بنایا گیا، اسکے خلاف محاذ جنگ قائم ہوا، امریکہ نے کروروں روپے پانی کی طرح بہائے، ایک زبردست مہم (COMPAIGN) چلائی گئی اور ایڑی چوٹی کا زور شراب بندی پر لگا دیا گیا، اس کے خلاف اتنا زبردست اور وسیع لٹریچر تیار کیا گیا کہ اگر سب اخبارات، اشتہارات اور میگزینوں کو پھیلایا جائے تو کئی میل تک پھیل جائے، لیکن جتنی کوشش کی گئی امریکہ کی مہذب اور تعلیم یافتہ قوم کو اس کی اور زیادہ ضد ہوگئی، شراب کا استعمال پہلے کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوگیا، آخر حکومت نے عاجز آکر قوم کے ارادہ اور ضد کے مقابلہ میں ہار مان لی اور قانون واپس لے لیا، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خارجی انتظامات اور دماغ کے راستہ سے جو کوششیں کی جاتی ہیں، وہ ناکام رہتی ہیں اور کوئی بڑا نتیجہ پیدا نہیں کرتیں، امریکہ کی پڑھی لکھی اور مہذب دنیا نے لٹریچر اور ادب کے معقول اور وزنی دلائل کی ذرا پرواہ نہیں کی اور اپنے نفس اور خواہش کا ساتھ دیا۔

ملک کے لئے سب سے بڑا خطرہ

اس ملک میں جو اخلاقی انارکی پھیلی ہوئی ہے، وہ یہاں کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے، افسانے اخلاق سوز باتیں پھیلا رہے ہیں۔ ہماری نئی نسلوں کو حیا سوز انجکشن دئیے جا رہے ہیں، سینما کے پردوں پر پاپ دکھایا جا رہا ہے، آنکھوں سے کانوں سے دل میں پاپ اتارا جا رہا ہے، اخبار اور رسالے پاپ کی کھلم کھلا تبلیغ کر رہے ہیں، اور اس کا کوئی توڑ نہیں، ہم علی الاعلان کہتے ہیں، ہمیں

آزادی ملی اللہ کی بڑی نعمت ہے لیکن اگر ہم اخلاق پر کنٹرول نہیں رکھ سکتے تو آزادی بھی قائم نہیں رہ سکتی۔

یورپ اور ہندوستان کا فرق

یورپ میں ہزاروں خرابیاں ہیں، لیکن وہ نتھرا ہوا ہے، کچھ شک نہیں مغربی زندگی میں بہت سے اخلاقی جرائم اور بداخلاقیاں پائی جاتی ہیں، لیکن وہ ذرا آراستہ (REFINED) قسم کی ہیں، وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بااصول، پابند اور مہذب ہیں، ان میں گھٹیا قسم کی چھوٹی چھوٹی بے ایمانیاں نہیں پائی جاتیں، وہ ذمہ داری کا احساس رکھتے ہیں، اور ان کی شہری اور مجلسی زندگی زیادہ منظم اور باقاعدہ ہے، میرے ایک دوست نے بتلایا کہ وہ لندن میں برٹش میوزیم میں کچھ علمی کام کر رہے تھے، لائبریری کے ساتھ وہاں رسٹورنٹ بھی ہوتے ہیں اور ان میں عموماً (GIRLS) کام کرتی ہیں، وہ کہتے تھے کہ میرا روزانہ کا معمول تھا کہ جب تھک جاتا تو ہوٹل میں جا کر مچھلی کے کباب کھایا کرتا اور جتنے پیسے مجھے بتلائے گئے تھے اتنے روز دے آیا کرتا تھا، ایک دن جب میں پیسے دینے لگا تو وہاں کی منتظمہ نے مجھ سے کہا اچھا آپ ہی ہیں روزانہ دو پیسے زیادہ دے جایا کرتے ہیں، ہمارا حساب بڑھتا تھا اور ہم کئی روز سے اس شخص کی تلاش میں تھے جو زیادہ (PAYMENT) کر جاتا ہے۔ آپ کو غلطی سے دام زیادہ بتلا دیئے گئے، یہ آپ کے پیسے ہیں جو الگ رکھ لئے گئے ہیں، یورپین لڑکی میں ایمانداری کا وصف خدا پرستی کے جذبہ سے نہیں پیدا ہوا، وہاں چرچ فیل ہو چکا ہے، ایمانی قدریں (VALUES) ضائع ہوگئیں تو انھوں نے خالص مادی نفع کے لیے یہ تجارتی اخلاق وضع کرلئے اور ایسا ذہن بنالیا جو کامیاب تاجر کے لئے ضروری ہے۔

اخلاق کی دو قسمیں

یورپ کے اخلاق میں توازن نہیں، ان کی مثال وہی ہے کہ گڑ کھائیں، اور گلگلوں سے پرہیز، افراد کے چھوٹے چھوٹے معاملوں میں وہ بڑی ایمان داری سے کام لیتے ہیں لیکن جب اپنی قوم کی مصلحت کا تقاضا ہوتا ہے تو ایسے ایمان دار افراد قوموں کو نگل جاتے ہیں۔ انفرادی زندگی میں ان کا یہ حال ہے کہ اگر ۹ بجکر ۵ منٹ پر آنے کا وعدہ کریں تو ٹھیک اسی وقت پہونچیں، لیکن قومی معاملات میں دوسری قوموں کو دھوکا دینے میں انھیں ذرا تامل نہیں، عربوں کے ساتھ ان کی عہد شکنی ضرب المثل ہے، ہم خود ان کا یہاں تجربہ کر چکے ہیں، ان میں اخلاق خدا پرستی، اور آخرت کی جواب دہی کی بنیاد پر نہیں آئے، بلکہ نفع اندوزی اور مصلحت کے لیے انھیں اخلاقی ذہن بنانا پڑا، جب مصلحت کا تقاضا ہو تو بڑے با اخلاق، وعدے کے پکے اور جہاں ان کی مصلحت کا تقاضا کچھ اور ہو تو بڑی سے بڑی بد اخلاقی میں ان کو باک نہیں۔

پیغمبروں کے پیدا کئے ہوئے اخلاق

پیغمبروں کی تعلیم سے جو اخلاق بنتے ہیں وہ مستقل اور مصلحت اندیشی سے پاک ہوتے ہیں۔ نفع ہو یا نقصان، جان جائے یا رہے، وہ اعلیٰ اخلاق کو نہیں چھوڑتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ایسا ذہن بنا تھا کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز جو اس وقت متمدن دنیا کے سب سے بڑے فرمانروا تھے، ایک رات حکومت کا کام کر رہے تھے، سرکاری چراغ جل رہا تھا، ایک ملنے والے آگئے، وہ سلام کر کے مزاج پوچھنے لگے، انھوں نے جواب دینے سے پہلے چراغ بجھا دیا، پھر ٹمٹماتا ہوا